طبقات الفقهاء

یعنی فقہاء کرام کے سات طبقے

علامہ ابن عابدینؒ نے اپنے رسالہ '' عقود رسم المفتی ''میں فقہاء کرام کے سات طبقے تحریر فرمائے۔

(1) طبقة المجتهدين فى الشرع جیسے ائمہ اربعہ جنہوں نے قواعد تجویز کئے اور شرعی مسائل کے احکام ادلّہ اربعہ (چار دلائل شرعی۔ کتاب اللہ، سنت رسول اللہ، اجماع، قیاس) سے مستنبط کئے اور کسی کی تقلید اصول یا فروع میں نہیں کی۔

(2) دوسرا طبقہ مجتهدين فى المذهب جیسے امام ابو یوسفؒ، امام محمدؒ جنہوں نے اپنے اماموں کے قواعد کی روشنی میں احکام کی تشریح دلائل سے کی۔ انہوں نے اگرچہ بعض فروعات میں اختلاف کیا مگر اصول میں امام اعظمؒ کے مقلد ہیں۔

(3) مجتهد فى المسائل ان مسائل میں اجتہاد کرتے ہیں جن میں ائمہ کرام سے کوئی نص منقول نہیں جیسے امام خصافؒ، امام طحاویؒ، امام کرخیؒ، شمس الائمہ حلوائیؒ، امام سرخسیؒ، امام بزدویؒ، قاضی خانؒ، یہ امام کی مخالفت نہ اصول میں کرتے ہیں، نہ فروع میں اور نہ مسائل کے استنباط میں جہاں جہاں امام صاحبان کا قول نہیں، انہیں کے اصول مقررہ سے مسائل کا استنباط کرتے ہیں۔

(4) اصحاب التخريج جیسے امام ابو بکر رازیؒ وغیرہ کہ یہ حضرات ایسے مختصر قول کی تفصیل (جس میں دو صورتیں ہوں) قدرت رکھتے ہیں۔

(5) اصحاب الترجيح جیسے امام قدوریؒ اور صاحب ہدایہؒ بعض روایات کو بعض پر فضیلت دیتے ہیں کہ یہ اولیٰ ہے۔ یہ زیادہ صحیح یا لوگوں کے حال کے زیادہ مناسب ہے۔

(6) چھٹا طبقہ ان مقلدين کا ہے جو قوی اور ضعیف کے درمیان تمیز کر سکیں اور ظاہر مذہب اور ظاہر الروایۃ، روایت نادرہ میں تمیز کر سکیں جیسے صاحب کنزؒ صاحب الوقایہؒ اور صاحب المختارؒ۔

(7) ساتواں طبقہ ان مقلدين کا ہے جو ان مذکورہ بالا امور میں سے کسی پر قادر نہ ہوں، نہ اولی وغیر اولی میں اور نہ راجح و مرجوح میں فرق کر سکیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا '' اللہ تعالیٰ علم کو اسطرح نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں کے سینوں سے نکال لے گا بلکہ علماء کو اٹھاتا رہے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو پیشوا بنالیں گے اور ان سے مسائل پوچھیں گے وہ جانے بوجھے بغیر فتوی دیں گے اور خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو گمراہ کریں گے۔

(مولانا مفتی محمد اسماعیل طورو دارالافتاء جامعہ اسلامیہ صدر، راولپنڈی)